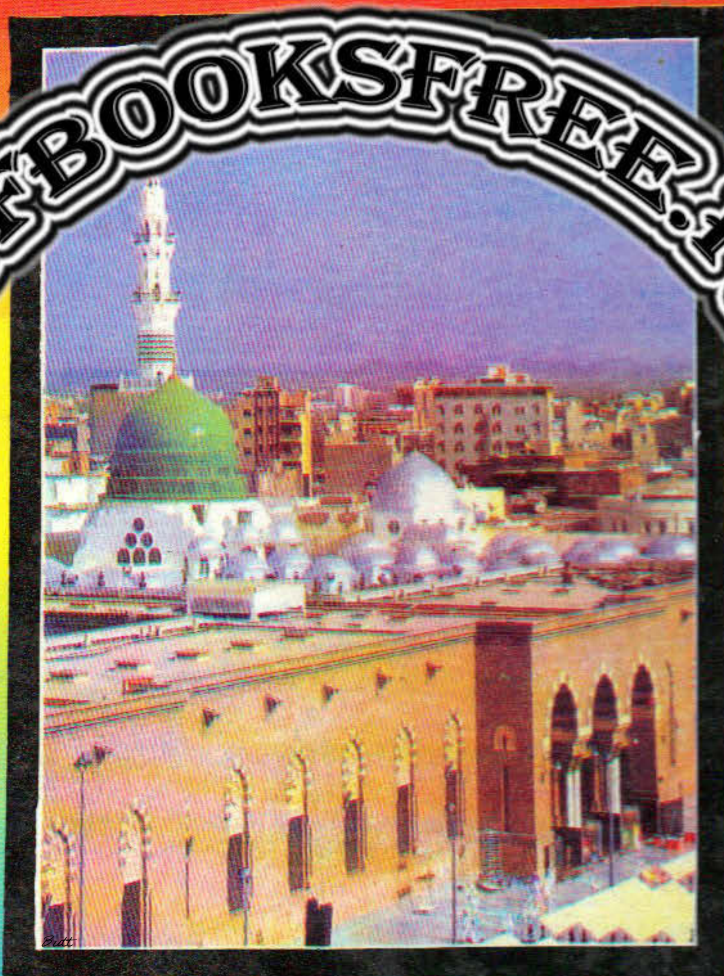
در اثباتِ حیاتِ بابرکاتِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات

آبِ حیات



PDFBOOKSFREE.PK

تالیف

حجۃ الاسلام آیۃ من آیات اللہ حضرۃ مولانا محمد قاسم نانوتوی

نور اللہ مرقدہ المتوفی ۱۲۹۷ھ

باہتمام: ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دراثباتِ حیاتِ بابرکاتِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات

آبِ حیات

تالیف

حجۃ الاسلام آیۃ من آیاتِ اللہ حضرۃ مولانا محمد قاسم نانوتوی
نوراللہ مرقدہٗ المتوفی ۱۲۹۷ھ

باہتمام: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حجۃ الاسلام آیۃ من آیات اللہ حضرۃ مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہٗ

حضرت نانوتویؒ ولی الٰہی

خوانِ علم کے آخری خوشہ چینوں میں تھے ۱۲۴۸ھ ۱۸۳۲ء میں آپ کی ولادت ہوئی، سہارنپور کے نواح میں ایک قدیم مردم خیز قصبہ نانوتہ ہے، اسی معدن سے یہ جوہر فرد نکلا جس کے انوارِ علم نے تیرھویں صدی ہجری کے نصف آخر کی علمی، مذہبی مجالس کو منور و تاباں بنا دیا تھا ابتدائی تعلیم وطنِ مالوف میں حاصل کی، مکتبی تعلیم کے بعد اُن کو دیوبند پہنچا دیا گیا، یہاں کچھ دنوں مولوی مہتاب علی کے مکتب میں پڑھا، پھر اپنے نانا کے پاس سہارنپور چلے گئے، جو وہاں وکیل تھے، سہارنپور میں مولوی نواز سے عربی صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، ۱۲۵۹ھ ۱۸۴۳ء کے آخر میں اُن کو حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی اپنے ہمراہ دہلی لے گئے، وہاں کافیہ شروع کیا اور دوسری کتابیں پڑھیں، بعدازاں انھیں دہلی کالج میں داخل کر دیا گیا،

دہلی کالج میں داخلے سے پہلے مولانا مملوک علیؒ سے منطق و فلسفہ و کلام کی کتابیں میرزاہد، قاضی مبارک، صدرا، شمس بازغہ وغیرہ اُن کے مکان پر پڑھ چکے تھے، آخر میں اس حلقۂ درس میں حاضر ہوئے جو علوم قرآن و حدیث میں سارے ہندوستان میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کی مسندِ علم پر حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ رونق افروز تھے، اُن سے علم حدیث کی تحصیل کی۔ زمانۂ طالب علمی ہی میں ان کی ذہانت علم و فضل اور فہم و فراست کی شہرت عام ہو گئی تھی۔

حضرت مولانا نانوتویؒ کے نامور ہم عصر سرسید مرحوم نے زمانۂ طالب علمی میں اُن کی ذہانت علم و فضل، زہد و تقویٰ اور فہم و فراست کی نسبت اپنے تاثرات کا ان الفاظ میں اظہار کیا ہے:۔

لوگوں کو خیال تھا کہ بعد جناب مولوی محمد اسحاق صاحب کے کوئی شخص اُن کی مثل ان تمام صفات میں پیدا ہونے والا نہیں ہے، مگر مولوی محمد قاسم صاحبؒ نے اپنی کمال نیکی۔ دینداری اور تقویٰ اور ورع اور مسکینی سے ثابت کر دیا کہ اس دلی کی تعلیم و تربیت کی بدولت مولوی محمد اسحٰق صاحب کی مثل اور شخص کو بھی خدا نے پیدا کیا ہے بلکہ چند باتوں میں اُن سے زیادہ۔